عدالت عظمیٰ رپوٹس 2003 ایس یو پی پی 5 ایس سی آر

# دلال پودر
# بنام۔
# ایگزیکٹو انجینئر، ڈونا کینال ڈویژن اور دیگران

**12 نومبر 2003**

وی این کھرے، چیف جسٹس۔ اور ایس بی سنہا، جسٹس۔

ثالثی ایکٹ، 1940:

دفعات 8 اور 30 عدالت نے دوسرے فریق کو نوٹس دیے بغیر ثالث کا تقرر- ثالث کا ایک طرفہ ایوارڈ پاس کرنا- کا اثر- ثالثی- ثالث کے ذریعے عبوری ایوارڈ- ٹھیکیدار کے دعوے پر غور کیے بغیر، ثالث نے حتمی ایوارڈ پاس کیا- ٹھیکیدار کے ذریعے دفعہ 8 کے تحت درخواست- عدالت نے دوسرے فریق کو نوٹس جاری کیے بغیر یعنی محکمہ، ایک اور ثالث کا تقرر- محکمہ نے عدالت عالیہ کے سامنے نظر ثانی دائر کی- ثالث نے ایک طرفی ایوارڈ تیار کیا- سول عدالت کے ذریعے مسترد کردہ دفعہ 30 کے ساتھ محکمہ کا اعتراض- اپیل پر عدالت عالیہ نے ثالث کی تعیناتی کے حکم کو کالعدم قرار دیتے ہوئے ساتھ ہی ثالث کے ذریعے دیا گیا ایوارڈ بھی۔ ثالث- منعقد ہوا، تسلیم شدہ طور پر ثالث کے تقرر سے پہلے محکمہ کو کوئی نوٹس نہیں بھیجا گیا تھا اور ثالث کی طرف سے دیا گیا ایوارڈ یک طرفہ تھا- مزید برآں ثالث کی طرف سے محکمہ کو سماعت کا موقع دیے بغیر دیا گیا ایوارڈ غیر قانونی اور غلط تھا- حقائق پر، سول عدالت نئے ثالث کے تقرر کی خواہش پر غور کر سکتی ہے۔

دیوانی اپیلیٹ کا دائرہ اختیار: 2002 کی دیوانی اپیل نمبر 4269۔

1997 کے اصل حکم نمبر 260 سے اپیل میں پٹنہ عدالت عالیہ کے 27.7.2001 کے فیصلے اور حکم سے۔

اپیل کنندہ کی طرف سے محترمہ کمود ایل داس اور ایس بی اپادھیائے۔

جواب دہندہ کی طرف سے ساکیت سنگھ اور بی بی سنگھ۔

عدالت کا مندرجہ ذیل حکم دیا گیا:

اپیل کنندہ، جو ایک ٹھیکیدار تھا، نے جواب دہندگان کے ساتھ نہر کی تعمیر جاری رکھنے کا معاہدہ کیا۔ معاہدے میں یہ شرط رکھی گئی تھی کہ معاہدے کے تحت پیدا ہونے والے کسی بھی تنازعہ کی صورت میں اس معاملے کا فیصلہ ایک ثالث کرے گا جو سپرنٹنڈنٹ انجینئر ہوگا۔ فریقین کے درمیان تنازعات اور اختلافات پیدا ہونے کے بعد، ثالثی اقرارنامہ کو اپیل کنندہ نے اس کے

مطابق نافذ کیا تھا جس کے مطابق مدعاعلیہ نے سپرنٹنڈنٹ انجینئر کو ثالث مقرر کیا تھا۔مذکورہ ثالث نے ایک عبوری ایوارڈ منظور کیا۔یہاں اپیل کنندہ کی طرف سے کی گئی درخواستوں کے باوجود ثالث نے اس کے دعووں پر غور نہیں کیا اور حتمی فیصلہ پاس کیا۔

یہاں اپیل کنندہ نے، اس کے بعد ثالثی ایکٹ، 1940 کی دفعہ 8 کے تحت ماتحت جج 1، بیتیا کی عدالت میں درخواست دائر کی۔ایسا معلوم ہوتا ہے کہ مذکورہ عدالت نے جواب دہندہ گان کو نوٹس جاری کیے بغیر ایک سبکدوش چیف انجینئر کو ثالث مقرر کیا۔جب جواب دہندگان کو مذکورہ ثالث کی تعیناتی کے بارے میں معلوم ہوا تو انہوں نے عدالت عالیہ کے سامنے نظر ثانی کی درخواست دائر کی جس میں مذکورہ ثالث کی تعیناتی کو غیر قانونی قرار دیا گیا۔نظر ثانی کی درخواست میں تاہم روک کا کوئی حکم منظور نہیں کیا گیا اور اس کے نتیجے میں ثالث ایک طرفہ ایوارڈ دینے کے لیے آگے بڑھا۔اس دوران، جب دیوانی نظر ثانی درخواست عدالت عالیہ کے سامنے سماعت کے لیے آئی، تو اس خیال کے ساتھ کہ چونکہ ثالث کی طرف سے پہلے ہی ایک ایوارڈ دیا جا چکا ہے، اس لیے جواب دہندگان کے لیے یہ کھلا ہوگا کہ وہ سول عدالت کے سامنے ایکٹ کی دفعہ 30 کے تحت اعتراض کے ذریعے ثالث کی تعیناتی کو چیلنج کریں۔اس کے مطابق، جواب دہندہ سول عدالت کے سامنے اعتراض دائر کیا۔سول عدالت نے مذکورہ اعتراض کی عکاسی کی۔اس کے بعد جواب دہندہ گان نے عدالت عالیہ کے سامنے سول عدالت کے مذکورہ حکم کے خلاف اپیل کو ترجیح دی۔عدالت عالیہ نے مذکورہ اپیل کو منظور کر لیا اور ثالث کی تعیناتی کے ساتھ ساتھ ثالث کی طرف سے دیے گئے فیصلے کو بھی کالعدم قرار دے دیا۔یہ مذکورہ فیصلے کے خلاف ہے کہ ٹھیکیدار خصوصی اجازت کی درخواست کے ذریعے اپیل میں ہمارے سامنے ہے۔

ہم نے فریقین کے وکیل کو سنا ہے اور ہمارا خیال ہے کہ عدالت عالیہ کا نظریہ کسی قانونی کمزوری کا شکار نہیں ہے۔یہ متدعویہ نہیں ہے کہ ثالث کی تقرری سے پہلے جواب دہندہ کو کوئی نوٹس نہیں بھیجا گیا تھا۔یہ بھی متدعویہ نہیں ہے کہ ثالث کی طرف سے دیا گیا ایوارڈ ایک طرفہ تھا۔اس کے مزید برآں۔اس طرح کا ایوارڈ جو ثالث کی طرف سے دیا گیا ہے یہاں جواب دہندہ کو سماعت کا موقع دیے بغیر منظور کیا گیا ہے، غیر قانونی اور کالعدم تھا۔اس لیے ہمیں اپیل میں کوئی اہلیت نہیں ملتی۔لہذا اسے مسترد کر دیا جاتا ہے۔اخراجات کے حوالے سے کوئی آرڈر نہیں ہوگا۔

تاہم، اس معاملے کے حقائق اور حالات کو مدنظر رکھتے ہوئے ہماری رائے ہے کہ سول عدالت ایکٹ کی دفعات کے لحاظ سے نئے ثالث کے تقرر کی خواہش پر جلد از جلد غور کر سکتی ہے۔

آر پی۔

اپیل مسترد کر دی گئی۔

Sheikh Javiad Alam
2025.06.04 16:23
I am the author of this document